کی وفات کے بعد ان کے ہونہار فرزند مولانا محمد عمران عریف پر امید کی نگاہ پڑتی ہے، جو اب جامعہ محمدیہ میں تدریس اور گوجرانوالہ میں خطابت کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے عظیم والد کے علمی ورثہ کا انتظام و انصرام بہتر انداز میں چلائیں گے اور بہترین جانشین ثابت ہونگے۔ اللھم زد فزد

مورخہ 28اپریل بروز ہفتہ کی صبح جب یہ افسوسناک خبر جامعہ اثریہ میں پہنچی تو جامعہ میں غم وافسوس کی لہر دوڑ گئی، رئیس الجامعہ کے حکم پر جامعہ میں چھٹی دے دی گئی اور مولانا کے جنازہ میں شرکت کیلئے اساتذہ وطلبہ کے لئے ٹرانسپورٹ کا اہتمام کیا گیا۔ جہلم سے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ جماعتی احباب (جن میں شیخ محمد اسحاق، شیخ محمد اعجاز اور ارشد فاروق سیٹھی صاحب وغیرہ) نے بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔

مولانا قاری سیف اللہ صاحب کی وفات حسرت آیات

جماعت اہلحدیث کے ممتاز عالمِ دین قاری القراء مولانا سیف اللہ صاحب مورخہ 24اپریل کو اچانک حافظ آباد میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم شعبہ حفظ کے بہترین مدرس، علمی ذوق رکھنے والے جید عالمِ دین کے ساتھ ساتھ طبی معلومات بھی رکھتے تھے۔ انکا مناظرانہ ذہن تھا، اس نکتۂ نظر سے کتابیں خریدنا ان کا بہت بڑا مشغلہ تھا۔ اس طرح ان کی ذاتی بڑی لائبریری میں بڑی اہم اور نادر ونایاب کتابیں جمع ہو گئیں جس سے اہلِ علم بھرپور فائدہ اٹھاتے تھے۔ علماء وطلبہ کی خدمت کر کے انہیں دلی مسرت ہوتی۔ غالباً انہیں یہ شوق اپنے سسر، بر صغیر کے مشہور تبحر، محقق عالمِ دین مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ سے منتقل ہوا تھا۔

مولانا مرحوم نے حافظ آباد کے قریب مشہور گاؤں جگا نوالہ میں مسجد ومدرسہ تحفیظ القرآن کی بنیاد رکھنے سے قبل ہمارے ہاں شعبہ حفظ مرکزی جامع مسجد چوک اہلحدیث جہلم میں کافی عرصہ تک مدرس رہے۔ چونکہ مرحوم برادرِ محترم مولانا مدنی صاحب کے جامعہ سلفیہ کے کلاس فیلو اور میرے استاذ تھے۔ لہذا ہم انہیں بڑے قریب سے جانتے ہیں جس کی بنیاد پر ہم گواہی دیتے ہیں کہ مرحوم بڑے ہی متقی، پرہیزگار، راست گو، دیانت دار اور وعدے کے بڑے پابند انسان تھے۔ اس قدیمی اور قلبی تعلق کی وجہ سے ان کی وفات کے ایک روز بعد جب ہمیں یہ اندوہ ناک اطلاع ملی تو بے اختیار آنسو چھلک پڑے...... اور بروقت اطلاع نہ ملنے کے سبب ان کی نماز جنازہ میں عدم شرکت کا ہمیشہ افسوس رہے گا!!! اس سے جماعتی رابطے کے فقدان کا بھی ادراک ہوتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مذکورہ بالا علماء کرام کی غائبانہ نمازِ جنازہ خطباتِ جمعہ کے بعد مرکزی جامع مسجد اور جامعہ علوم اثریہ میں پڑھائی گئی، اس سے قبل خطباتِ جمعہ میں ان کی عظیم علمی اور جماعتی خدمات پر انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کے صدقاتِ جاریہ کو جاری وساری رکھے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔